65641-کیا زندہ اور قدرت رکھنے والے شخص کی جانب سے عمرہ کرنا جائز ہے ؟

سوال

کیا میں زندہ اور قادر شخص کی جانب سے عمرہ کرسکتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

اگر کوئی شخص خود حج یا عمرہ کرنے پر قادر ہے تو آپ کے لیے اس کی جانب سے عمرہ یا حج کرنا جائز نہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

حج میں نیابت کے معاملہ میں لوگوں کا وسعت اختیار کرنا فی الواقع افسوسناک امر ہے ، اور ہوسکتا ہے یہ شرعا بھی صحیح نہ ہو، اس لیے کہ نفلی میں تو نیابت کرنی جائز ہے ، امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے اس میں دو روایتیں ملتی ہیں :

ایک روایت یہ ہے کہ : کسی شخص کے لیے کسی دوسرے کی جانب سے نفلی حج یا عمرہ کی نیابت کرنی جائز نہیں ، چاہے وہ مریض ہو یا تندرست ، اور یہ روایت صحت اور قوۃ کے زیادہ لائق ہے ، کیونکہ مکلف سے مطلوب یہ ہے کہ عبادت بنفسہ خود سرانجام دے حتی کہ اس کی جانب سے اللہ تعالی کی عبادت اور تذلل وعاجزی حاصل ہوسکے .

آپ کو بنفسہ خود حج کرنے والے اور کسی کو پیسے دیکر حج کروانے والے شخص میں واضح فرق نظر آتا ہے ، دوسرے شخص کو عبادت میں اپنے دل کی اصلاح اور اللہ تعالی کے لیے تذلل کی فضیلت حاصل نہیں ہوتی ، گویا کہ اس نے ایک تجارتی معاہدہ کیا ہے ، اور اس میں اس نے ایسے شخص کو وکیل بنایا ہو جو اس کی جانب سے خرید وفرخت کرے .

اور اگر وہ شخص مریض ہو اور وہ نفلی میں کسی دوسرے کو نائب بنانا چاہے تو یہ کہا جائے گا :

اس نے سنت پر عمل نہیں کیا ، بلکہ سنت میں تو صرف فرضی حج میں نیابت کا ذکر ہے ، اور فرض اور نفل میں فرق یہ ہے کہ : فرض ایسا معاملہ ہے جو انسان پر لازم ہے ، اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھے تو وہ اپنی جانب سے حج اور عمرہ کرنے کے لیے کسی کو وکیل بنادے .

لیکن نفل واجب نہیں ، تو اسے کہا جائیگا : جب تم مریض اور بیمار ہو اور فرضی حج کرچکے ہو تو اس پر اللہ تعالی کا شکر کرو ، اور جس مال کے ساتھ کسی دوسرے کو اپنی جانب سے حج کروانا چاہتے ہو یا عمرہ کروانا چاہتے ہو اسے کسی اور مصرف میں صرف کردو ، کسی فقیر اور محتاج شخص جس نے فرضی حج نہیں کیا اس مال کے ساتھ اس کی معاونت کردو تو یہ تمہارے لیے اس سے بہتر اور افضل ہے کہ اسے کہو : یہ رقم لے کر میری طرف سے حج کرلو ، چاہے آپ مریض ہیں .

اور رہا فرض تو الحمد للہ لوگ اس میں سستی اور کاہلی نہیں کرتے ، آپ کو کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو قدرت رکھنے کے باوجود کسی کو اپنی طرف سے حج کرنے میں کسی دوسرے کو وکیل بنائے ، اور سنت میں بھی یہی آیا ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی مندرجہ ذیل حدیث میں ہے :

وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حج کرنا اللہ تعالی کی طرف سے بندوں پر فرض ہے ، میرا والد بوڑھا ہے اور وہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتا تو کیا میں اس کی جانب سے حج کرلوں ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جی ہاں"

خلاصہ یہ ہے کہ :

نفل میں نیابت کی امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے دو روایتیں ہیں، ایک تو یہ ہے کہ : نیابت صحیح نہیں.

اور دوسری روایت یہ ہے کہ : قدرت رکھنے اور نہ رکھنے والے شخص کی جانب سے نیابت کرنی صحیح ہے، میرے نزدیک بلاشک اقرب الی الصواب یہ ہے کہ : نفلی حج میں نہ تو کسی عاجز کی جانب سے نیابت ہو سکتی ہے، اور نہ ہی قدرت رکھنے والے کی جانب سے.

لیکن فرضی میں اس عاجز شخص کی جانب سے نیابت ہو گی جس کی عاجزی ختم ہونے کی امید نہ ہو، اور سنت بھی اس کا ذکر کرتی ہے" انتہی

دیکھیں : فتاوی ابن عثیمین (140/21).

اور مستقل کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے :

"مکلف اور استطاعت رکھنے والے مسلمان شخص پر واجب ہے کہ وہ حج فوری طور پر ادا کرے، اور اس حالت میں اس کی جانب سے نیابت کرنی جائز نہیں، اور جب وہ خود حج کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اس کی جانب سے کسی دوسرے کا حج کفائت نہیں کرے گا" انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (68/11).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام نے زندہ اور عاجز شخص کی جانب سے حج اور عمرہ کرنا جائز قرار دیا ہے، چاہے یہ نفلی ہی ہو.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے :

"جب آپ اپنی طرف سے عمرہ کر چکے ہوں تو آپ کے لیے اپنی والدہ اور والد کی جانب سے عمرہ کرنا جائز ہے، جب وہ بڑھاپے یا لاعلاج مرض کی بنا پر عاجز ہوں" انتہی

دیکھیں : فتاوی اللہ اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (81/11).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے بھی یہی اختیار کیا ہے، ان سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

میں اپنی والدہ کی طرف سے حج کرنا چاہتا ہوں، کیا ان سے اجازت لینا ضروری ہے، یہ علم میں رہے کہ وہ فرضی حج کر چکی ہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

"اگر آپ کی والدہ بڑھاپہ یا لاعلاج مریض جس سے شفا ممکن ہو کی بنا پر حج کرنے سے عاجز ہیں تو ان کی جانب سے حج کرنے میں کوئی حرج نہیں چاہے بغیر اجازت ہی کیا جائے، کیونکہ حدیث میں ثابت ہے کہ :

جب ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرتے ہوئے کہا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرا والد بوڑھا ہے وہ حج اور عمرہ نہیں کرسکتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" اپنے والد کی جانب سے حج اور عمرہ کرو"

اور ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرتے ہوئے کہا :

" اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرا والد بوڑھا ہے حج اور سفر نہیں کرسکتا تو کیا میں اس کی جانب سے حج کرلوں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" اپنے والد کی جانب سے حج کرو"

اور اسی طرح مندرجہ بالا دو اور دوسری صحیح احادیث کی بنا پر میت کی جانب سے بھی حج کیا جاسکتا ہے .

دیکھیں : فتاوی ابن باز (414/16).

حاصل یہ ہوا کہ :

قدرت رکھنے والے زندہ شخص کی جانب سے حج اور عمرہ کرنا جائز نہیں ہے ، لیکن عاجز شخص کے بارہ میں یہ ہے کہ اگر اس کی جانب سے فرضی حج کیا جاسکتا ہے ، لیکن نفلی حج کرنے کے متعلق علماء کرام کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے .

واللہ اعلم .